آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں

مسٹر موتی لال صاحب ماتھر ایم اے کانپور نے اپنے ایک محققانہ مضمون میں بڑی حیرت و استعجاب کے رنگ میں یہ اظہار کیا:۔

”مسلمان صرف چند برسوں کے اندر تقریبا نصف دنیا پر چھاگئے اور ایک طرف تخت و تاج نصف عالم کے مالک بن گئے تو دوسری طرف علوم فنون کے دریا بہادیئے۔اس حیرت انگیز ترقی کو دیکھ کر غیر مسلم متعجب ہوتے ہیں اور انکی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ اسکا سبب کیا تھا۔غورو تحقیق سے اگر دیکھا جائے تو دو ہی ایسے جامع وصف نظر آتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدائے واحد پر ایمان بالغیب اور دوسرے اخوتِ اسلامی۔سچی توحید نے مسلمانوں کے اندر جرت و بے خوفی اور شجاعت و بسالت پیدا کردی اور عزم و ارادہ میں پختگی اس حد تک پیدا کردی کہ پہاڑوں کو اپنی بلندی اور مضبوطی ہیچ نظر آنے لگی اور سمندروں کا جوش ٹھنڈا پڑگیا۔پیغمبر اسلام نے توحید کی ایسی تعلیم دی جس سے ہر قسم کے توہمات کی جڑیں کھوکھلی ہوگئیں اور ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں اور خدا کے سوا ہر قسم کا خوف دلوں سے نکل گیا۔۔۔دوسری چیز مسلمانوں میں اتحاد اور اخوت پیدا کرنا تھا۔“

پھر قرآن وحدیث سے اخوت کی تعلیم کاذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”یہ تھی وہ تعلیم اخوت جس نے مٹھی بھر مسلمانوں کے اندر وہ لازوال اور ناقابل شکست طاقت پیدا کردی تھی کہ انہوں نے چند دنوں کے اندر نصف دنیا کو فتح کر ڈالا حقیقت یہ ہے کہ کسی مذہب نے باہمی اخوت و محبت کی ایسی تعلیم نہیں دی۔“

(برگزیدہ رسول ۸۶، ۹۲ بحوالہ رسالہ مولوی دہلی)

مسٹراے۔آر۔واریہ بار ایٹ لاء پروفیسر مہاراج کالج میسور آنحضرت ﷺ کی عظمت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

”حضرت نبی کریم ﷺ بلاشبہ نسل انسانی میں سے عظیم الشان انسان تھے۔۔۔۔۔وہ عرب جو کسی زمانہ میں متخاصم اقوام میں منقسم تھا آپ کی بعثت نے انہیں متحد کردیا۔آپ نے ان میں اپنے حقوق کی نگہداشت اور مخالفین تک دعوت حق پہنچانے کی روح پیدا کردی۔۔۔۔وہ عرب جس میں طبقہ نسواں کی زندگیوں کی کوئی قدرومنزلت نہ تھی

حضرت محمد ﷺ نے انہیں عزت و خودداری کا ایک چارٹر مرحمت فرمایااور اس عطیہ الہیٰ سے فرقہ ذکور و صنف نازک اور بے کس غلاموں تک سب کے سب مستفیض ہوئے۔۔۔۔۔۔جس مذہب کی حضرت رسالتمآب ﷺ کے وقت نشرواشاعت ہوئی وہ ایک دلکش اور دلربامذہب تھااور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکھڑ و وحوش عرب دنیاکی تہذیب و تمدن کے علمبردار ہوگئے۔۔۔۔۔۔۔۔نہ صرف بنی نوع انسان تک آپ ﷺ کی شفقت اور محبت محدود تھی بلکہ عالم حیوانات تک اس محبت اور شفقت کا ذخیرہ وسیع تھا اگر ہم یہ کہیں کہ آپ ﷺ خلوص و محبت کے سر چشمہ تھے تو بے جا نہ ہوگا۔"

(برگزیدہ رسول ص۔۵۵،۵۴،۵۱،۵۰)

رسالہ ایمپائر ریویو کے ایک غیر مسلم مضمون نویس نے لکھا:۔

"پیغمبر عرب حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے ہر مسلم مرد اور ہر مسلم عورت کو مناسب طور پر تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔حضرت محمد ﷺ ایک لحاظ سے دوسری اقوام کے پیشواؤں سے بڑھ گئے ہیں کہ آپ نے مسلم عورتوں کو دوسرے حقوق کے ساتھ شرعی حقوق بھی دئے ہیں جن سے دوسری مشرقی اقوام کی عورتیں اب تک محروم ہیں اور مغربی اقوام کی عورتیں اب سے نصف صدی پیشتر محروم تھیں۔"

(برگزیدہ رسول صفحہ ۶۰ بحوالہ اخبار تازیانہ ۱۹۲۹۔۱۱۔۲۱)

ڈاکٹر یسیان نے اپنی تصنیف "محمد اور اسلام "میں آنحضرت ﷺ کی انکساری ، رحمدلی، دوراندیشی اور صاحب الرائے ہونے کے بارے میں تحریر کیا:۔

"حضرت محمد ﷺ کو اپنے نفس پر بے انتہاء حکومت تھی۔آپکی سادگی اور منکسرالمزاجی قابل تعریف ہے آپ بے انتہاء صاحب الرائے تھے۔دور اندیشی آپ میں بہت زیادہ تھی آپ نے وحشی اقوام کی زبردست اصلاح کی۔"

مزید لکھتے ہیں:۔

"ہمارے طبقہ کے سربر آوردہ شخص اور مستند مؤرخ موسیو بارتھیلی سینٹ ہیلر نہایت تحقیقات کے بعد حضرت محمد ﷺ کی نسبت لکھ رہے ہیں کہ وہ حد درجہ باخدا رحمدل اور اعلیٰ اخلاق رکھنے والے پیغمبر تھے۔ہائنگر نے ایک لمبی

چوڑی فہرست محمد ﷺ کے اقوال کی شائع کی ہے۔بلاطرفداری اسلام یہ کہا جاسکتا ہے ان مقولوں سے بہتر کوئی دستورالعمل انسان کو عملاً نیکی کی طرف راغب کرنے اور بدی سے محترز رکھنے کیلئے رہنمائی نہیں ہو سکتا۔"

(برگزیدہ رسول ص ۸۵)

آزاد خیال کاؤنٹ ٹالسٹائی جو انقلاب روس کا بانی اول سمجھا جاتا ہے جس کے مضامیں مہذب دنیا میں خاص عزت و توقیر کی نظر سے پڑھے جاتے ہیں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت محمد ﷺ نے قبائل عرب میں واحدانیت کا پاکیزہ تخم بویا۔انکے افکار کو روشن اور بصیرت کو منور فرماکر یکتا و برتر خدا کی معرفت کا سبق پڑھایا۔تو انکے تمام برے اخلاق خوبیوں سے بدل گئے۔ انکی طبائع نرم ، قلوب گداز اور عادات اصلاح پذیر ہو گئیں۔۔۔حضرت محمد ﷺ نے عربوں کو ان تمام امور ناشروعہ سے روکا اور خدا کی عبادت کی پاکیزہ تعلیم دی۔اخوت، ہمدردی، اور مساوات کے سبق سے انکے دلوں کو لبریز کر دیا اور انتقام کو حرام اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔حضرت محمد ﷺ کی مذکورہ بالا تعلیم اس امر کی مظہر ہے کہ آپ دنیا میں ایک مصلح عظیم بن کر آئے تھے اور آپ میں ایک ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو قوت بشریٰ سے بہت زیادہ ارفع و اعلیٰ تھی۔"

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول بحوالہ اسوۃالنبی ص ۳۰،۳۱)

ایس پی بسکاٹ آپ کے اوصاف کریمانہ کے بارہ میں لکھتا ہے:۔

"آپ میں متانت تھی مگر اخلاق شریف ایسے تھے کہ ہر شخص آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔گفتگو میں شرینی ہوتی تھی۔ جہاں آپ تشریف رکھتے تھے وہاں سب پر چھائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔۔۔۔حضور کی عادات کریمہ اس سے ظاہر ہوتی ہیں کہ آپ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔قرآن مجید میںجانوروں پر بے رحمی کرنے کی جتنی مخالفتیں آئی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں جذبات رحم کتنے تھے۔۔۔آپکی دوستی نہایت محکم تھی۔جس ابتداء عمر میں دوستی ہوئی اسکو انتقال کے وقت تک نبھایا۔جو لوگ حضور کے گرویدہ اور حاشیہ نشین ہوئے بلا امتیاز اسکے کہ وہ آپ کے برابر تھے یاکمتر، حضور کا برتاؤسب کے ساتھ یکساں اور شفیقانہ تھا۔حضور کو اپنی ذات والا پر وہ اختیار حاصل تھا

اور اپنے جذبات کو حضور اس طرح قابو میں رکھتے تھے کہ سوائے جنگ کے آپ نے کبھی اپنے دشمن پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔کسی خدمتگار کو نہیں دھمکایا۔کسی غلام کو سزا نہیں دی۔"

(برگزیدہ رسول حصہ سوم ص ۲۰۔۴۷)

سادھوٹی ایل وسوانی رقمطراز ہیں:۔

"میں حضرت محمد ﷺ کو کورنش بجالاتا ہوں۔جو دنیا ایک عظیم الشان ہستی ہیں وہ ایک قوت تھی جو انسان کی بہتری کیلئے صرف ہوئی۔ایام سلف کی داستان کا مطالعہ کرو تا کہ تمہیں اسکی شوکت و سطوت کا پتہ چلے۔۔۔۔۔وہ امن اور راستی کی تلقین کرتے رہے۔۔۔۔۔(پھر لکھتے ہیں) اسلام حریت و اخوت کا داعی ہے غلامی کے خلاف سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے جہاد کیا جبکہ انہوں نے فتح یروشلم پر تمام غلام رہا کردیئے۔"

(محمد رسول اللہ غیروں کی نظر میں ص ۴۴۔۴۵ مصنفہ مولانا محمد حنیف یزدانی)

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے محققین نے آنحضرت ﷺ کی عظمت کے سامنے یوں تسلیم خم کیا:۔

"آپ اگرچہ امی تھے لیکن عملی ذہانت کا وافر حصہ آپ حاصل کرچکے تھے آپ کا مذہب حقیقتا دین ابراہیم کا احیاء تھا ۔قانون ساز ،ماہر حرب ، منتظم اور جج آپکی شخصیت کے مختلف پہلو تھے اس خوفناک قبائلی تعصب کا خاتمہ کرنا جسکی بناء پر ایک خونی طویل جنگ کا باعث بن جاتا تھا۔عورتوں کو انکے حقوق خاص کر وراثت کا حصہ دلانا اور دختر کشی کا خاتمہ آپ کی عظیم اصلاحات ہیں۔"

(بحوالہ محمد رسول اللہ ص :۴۹)

جارج سیل لکھتا ہے:۔

"محمد(ﷺ) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے شکل میں نہایت خوبصورت فہیم اور دور رس عقل والے تھے۔پسندیدہ و خوش اطوار، غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع ، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال و شجاعت سب سے بڑھ کر یہ کہ خداتعالیٰ کا نام نہایت ادب و احترام سے لینے والے۔ جھوٹی قسمیں کھانے والوں ، زانیوں ،

سفاکوں(خونیوں) ، جھوٹی تہمت لگانے والوں ، فضول خرچی کرنے والوں ، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت۔بربداری و صبوری ، صدقہ و خیرات ، رحم وکرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اورخدا کی حمدوثناء میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔“

(انگریزی ترجمہ قرآن کریم جارج سیل بحوالہ محمد رسول اللہ ص ۴۸)